91794-قیامت صرف بدلوگوں پر قائم ہوگی۔

سوال

میں نے سنا ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے کوئی بھی مومن نہیں ہوگا، اور اللہ کا نام لیوا بھی کوئی نہ ہوگا۔ تو کیا یہ صورت حال قیامت سے فوری پہلے کی ہوگی یا مسیح دجال کے ظہور پذیر ہونے کے وقت کی ہوگی؟ مجھے اس حوالے سے پریشانی ہورہی ہے کیونکہ مجھے علم ہے کہ آخری زمانے میں اہل ایمان کی تعداد زیادہ ہوجائے گی اور ایک بار پھر اللہ تعالی کی شریعت پر عمل کیا جانے لگے گا، تو یہ کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

صحیح ثابت شدہ احادیث میں یہ بات واضح ہے کہ قیامت صرف بدلوگوں پر ہی قائم ہوگی حتی کہ زمین پر اللہ تعالی کا نام لیوا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ لیکن یہ معاملہ دنیا کی انتہائی آخری عمر میں ہوگا جو کہ مسیح دجال کے ظہور اور پھر سیدنا عیسی بن مریم علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہونے کے بعد ہوگا، اس سے پہلے اسلام اور مسلمانوں غلبہ بھی ہوگا اور زمین پر شریعت کا نفاذ بھی ہوچکا ہوگا۔

جیسے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: عنقریب تمہارے اندر ابن مریم عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیے کا خاتمہ فرما دیں گے، مال کی فراوانی ہوگی کہ کوئی بھی اسے لینے کے لیے تیار نہ ہوگا) اس حدیث کو امام بخاری: (2222) اور مسلم: (155) نے روایت کیا ہے۔
نیز صحیح مسلم میں یہ بھی ہے کہ: (اللہ کی قسم! ابن مریم عادل حکمران بن کر ضرور نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیے کا خاتمہ فرما دیں گے، جوان اونٹنیاں کھلی چھوڑ دی جائیں گی انہیں کوئی بھی اہمیت نہیں دے گا، باہمی کینہ، بغض اور حسد ختم ہوجائے گا۔ انہیں دولت وصول کرنے کے لیے بلایا جائے گا لیکن کوئی بھی دولت وصول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا۔)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اس کا مطلب یہ ہے کہ: لوگ جوان اونٹنی رکھنے کے لیے بھی تیار نہ ہوں گے؛ کیونکہ مال کی فراوانی ہوگی، خواہشات کم ہوں گی، اور کسی چیز کی ضرورت نہ ہوگی؛ کیونکہ انہیں قیامت کے قریب آنے کا یقین ہوگا۔ اس حدیث میں جوان اونٹنی کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ عرب کے ہاں یہ سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ اس حدیث میں اللہ تعالی کے فرمان جیسی مشابہت پائی جاتی ہے کہ: ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ [ترجمہ: اور جب دس ماہ حاملہ اونٹنیاں کھلی چھوڑ دی جائیں گے۔] حدیث کے عربی الفاظ: «لَا يُسْعَى عَلَيْهَا» کا مطلب یہ ہے کہ: ان کا کوئی بھی خیال نہیں رکھے گا ان کے مالکان انہیں اہمیت نہیں دیں گے۔" ختم شد

اس حدیث میں مذکور مرحلہ اسلام اور مسلمانوں کے عروج کا ہے، اس کے بعد وہ مرحلہ شروع ہوگا جب اہل ایمان کی تعداد کم ہوجائے گی، پھر اللہ تعالی ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو باقی ماندہ مومنین کی روحیں قبض کر لے گی، اور دنیا میں صرف شریر لوگ ہی بچ جائیں گے اور پھر انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

جیسے کہ صحیح مسلم: (148) میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر اللہ، اللہ کہنے والے ہوں گے۔)

ایسے ہی مسند احمد : (3844) میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : (یقیناً وہ لوگ سب سے بد ترین ہوں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ زندہ ہوں گے ، اور وہ لوگ بھی بد ترین ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے ہیں ۔) اس حدیث کو شعیب ارناؤوط نے مسند احمد کی تحقیق میں حسن قرار دیا ہے ۔

ان مراحل کی تفصیل صحیح مسلم : (2940) میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس تک رہے گا تو اللہ تعالی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے ۔ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشابہت رکھتے ہوں گے ۔ سیدنا عیسی اسے ڈھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے ، پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے ۔ کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان بھی دشمنی تک نہ ہوگی ، پھر اللہ تعالی شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا ، مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی یہاں تک کہا اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہوجائے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی ۔) آپ نے مزید فرمایا : (یہاں تک کہ روئے زمین پر صرف پرندوں جیسے ہلکے پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے ۔ نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے نہ برائی کو برا جانیں گے ۔ شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا : "کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے ؟ وہ کہیں گے : تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے ۔ ؟ وہ انہیں بت پوجنے کا حکم دے گا وہ اسی حالت میں رہیں گے ان کا رزق اترتا ہوگا ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی پھر صور پھونکا جائے گا ۔)

علامہ نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :
"حدیث کے عربی الفاظ : {فِي كَبِدِ جَبَلٍ} یعنی پہاڑ کے اندر اور درمیان میں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : {فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ} کے بارے میں اہل علم کہتے ہیں : وہ لوگ برائی میں ملوث ہونے اور اپنی شہوت پوری کرنے میں پرندوں کے اڑنے کی طرح تیز ہوں گے ، جبکہ دشمنی اور ایک دوسرے پر ظلم کرنے میں خونخوار درندوں کی طرح ہوں گے ۔ صحیح مسلم : (2937) میں سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح دجال کا تذکرہ فرمایا ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسی بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر کیا کہ وہ : دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے ، آپ مسیح دجال کا پیچھا کریں گے اور اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے ۔ ۔ ۔ پھر یاجوج ماجوج کے نکلنے اور ان کی ہلاکت کا تذکرہ فرمایا ، پھر زمین کو کہا جائے گا : اپنے اناج اگاؤ ، اور اپنی برکت واپس لاؤ ۔ ۔ ۔ ابھی وہ اسی میں حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالی ان پر پاکیزہ ہوا چلا دے گا جو ان کی بغلوں کے نیچے سے انہیں پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی ، پھر صرف بد ترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح جفتی کریں گے ، تو انہی پر قیامت قائم ہوگی"
گدھوں کی طرح جفتی کریں گے ، یعنی مرد عورتوں کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہی جسمانی تعلق قائم کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں ۔

اللہ تعالی ہم سب کو اپنی اطاعت اور رضا کے موجب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

واللہ اعلم